بسم اللہ ایجوکیشنل ٹرسٹ کا کامیاب پچیس سالہ سفر

مورخہ 03 اگست 1985 عیسوی کو جناب ایس عبدالشکور سکریٹری بسم اللہ مسجد اپنی کمیٹی کے صدر محمد غوث صابر سے رجوع ہوئے اوران سے فرمایا کہ محلّہ ماولی میں چند قابل نوجوان شام کے وقت ایم ای ایس اسکول میں ایک کوچنگ کلاسس چلارہے ہیں جس سے قوم کے نوجوان فائدہ اٹھارہے ہیں۔ لہذا کیوں نہ ہم محلّہ بسم اللہ نگر میں ان قابل نواجوانوں کے اشتراک سے محلّہ کے بچوں کیلئے تعلیم کا انتظام کریں اور ایک اسکول قائم کریں۔ بسم اللہ مسجد کمیٹی کے صدر جناب محمد غوث صابر صاحب نے کہا کہ فوری طور پر ان نوجوانوں کو بسم اللہ نگر میں دعوت دے کر اس نیک کام کو جلد شروع کریں بہرحال دوسرے ہی دن مورخہ چار اگست 1985 کو ایک نشست کا انعقاد ہوا بسم اللہ مسجد کمیٹی اوران نوجوانوں کو لیکر ایک تعلیمی ٹرسٹ کا قیام عمل میں آیا۔ 28 اکتوبر 1985 کو 21 ٹرسٹیز پر مشتمل ایک ادارہ بنام بسم اللہ ایجوکیشنل ٹرسٹ کا رجسٹریشن ہوا۔ بہت سارے نشیب وفراز سے گذرتے ہوئے اس ادارہ نے کامیابی کے منازل طے کئے اس ادارہ کا مقصد مسلمان لڑکیوں کے اندر اعلیٰ تعلیم کی روشنی کو عام کرنا ہے یہ ایک چیریٹبل ادارہ ہے اس کا کوئی آمدنی کا ذریعہ نہیں ہے۔

﴿1﴾ گلزار نونہال نرسری اسکول بسم اللہ نگر وماؤلی

گلزار نونہال اسکول کے نام سے ایک پہلی نرسری اسکول کا بسم اللہ نگر میں بتاریخ 22 ستمبر 1985 میں مرحوم ایس اے شکور بانی وچیرمین بی ای ٹی کے دست مبارک سے افتتاح عمل میں آیا۔ جس کی صدارت مرحوم میر مقصود علی خان صاحب نے کی تھی اوراس وقت کے (اے ای او) جناب عبدالواجد صاحب مہمان خصوصی تھے۔ دوسری نرسری اسکول ماؤلی میں مرحوم ایس اے شکور صاحب کے گھر پر شروع کی گئی۔

﴿2﴾ بی ای ٹی پرائمری اسکول بسم اللہ نگر بنگلور

تعلیمی سال 86-1085 سے پرائمری اسکول کی پہلی جماعت بسم اللہ نگر میں ایک عارضی شیڈ میں شروع کی گئی جو اردو میڈیم حکومت کرناٹک سے منظورہ ہے جس کو حکومت کرناٹک نے سل لسانی اقلیتی اسکول قرار دیا ہے۔ اسکول کی منظوری دلوانے میں جناب عبدالواجد اے ای او اور شری روندرناتھ (ڈی ڈی پی آئی) نے مدد کی تھی

﴿3﴾ بی ای ٹی انگلش ہائر پرائمری اسکول بسم اللہ نگر بنگلور

والدین اور عوام کے اصرار پر تعلیمی سال 2005-2004 سے بی ای ٹی انگلش میڈیم ہائر پرائمریاسکول شروع کی گئی یہ اسکول بھی حکومت کرناٹک سے منظور شدہ ہے۔

﴿4﴾ بی ای ٹی صفیہ گرلس ہائی اسکول بسم اللہ نگر بنگلور

بی ای ٹی صفیہ گرلس ہائی اسکول انگلش میڈیم حکومت کرناٹک سے منظور شدہ سہ لسانی اقلیتی اسکول ہے جو تعلیمی سال 91-1990 سے شروع کیا گیا۔ اس ااسکول کا نام مرحوم نور محمد داؤد سیٹھ صاحب خیرخواہ وسرپرست بی ای ٹی کی اہلیہ مرحومہ صفیہ بائی کے نام سے منسوب کی گیا اس اسکول کا افتتاح عزیز الملک الحاج عزیز سیٹھ مرحوم (سرپرست اعلیٰ بی ای ٹی) نے 1990-02-25 میں کیا تھا اس موقع پر الحاج کے رحمان خان، مسٹر ایس ایم یحیٰ، مسٹر آر روشن بیگ وغیرہ موجود تھے اس اسکول کی منظوری دلانے میں جناب ظفر سیف اللہ آئی، اے، ایس سابق کیبنیٹ سکریٹری حکومت ہند نے اہم کردار ادا کیا تھا اس ہائی اسکول کے لئے جگہ حاصل کرنے کے لئے ایک چیریٹی پروگرام بنام شام غزل منعقد کیا گیا۔ جس میں عالمی شہرت یافتہ غزل گو مہدی حسن نے اپنے بہترین فن کا مظاہر کیا تھا اس پروگرام کی صدارت موسیقار اعظم نوشاد علی نے کی تھی اس جگہ پر بی ای ٹی صفیہ ہائی اسکول کی عمارت کی تعمیر کا سنگ بنیاد عزت مآب خورشید عالم خان صاحب (اس وقت کے گورنر کرناٹک) نے بتاریخ 1993-02-20 اپنے دست مبارک سے رکھا تھا اس موقع پر شری رام کرشنا ہیگڑے (سابق وزیر اعلیٰ کرناٹک) الحاج سی کے جعفر شریف (اس وقت کے ریلوے منسٹر) عزیز سیٹھ صاحب، آر روشن بیگ صاحب، شری کے

رامیا،اورعمائدین شہرنے شرکت کی تھی

﴿5﴾ بی ای ٹی کامپوزٹ پری یونیورسٹی کالج فارگرلس بنگلور

اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی خواہشمندلڑکیوں کیلئے ایک محفوظ اور پرسکون ماحول میں تعلیم کی کمی کودورکرنے کے لئے بتاریخ 26 جون 1994 بدست بانی الامین تحریک ڈاکٹرممتازاحمدخان بی ای ٹی کامپوزٹ پی یوکالج فارگرلس کا فتتاح عمل میں آیااس موقع پرمولانا ریاض الرحمٰن رشادی، الحاج کے رحمان خان، سابق وزیرسی آرصغیراحمدصاحب، سابق وزیرشری رام لنگاریڈی، سابق ایم ایل اے جناب سعادت علی خان صاحب، آرروشن بیگ صاحب اور کارپوریٹرشری رامیااوردیگرعمائدین موجود تھےاس پی یوکالج کوسہ لسانی اوراقلیتی تعلیمی ادارہ کادرجہ حاصل ہےاوریہ کالج حکومت کرناٹک سےمنظورشدہ ہے اس کالج میں پہلی زبان اردو، ہندی، کنڑااورانگلش کے ساتھ HEBA, CEBA, PCMB اور HEPS کامبی نیشنس کی سہولیات دستیاب ہیں۔

﴿6﴾ بی ای ٹی سعادت النساءڈگری کالج برائےخواتین

بی ای ٹی سعادت النساءڈگری کالج کاقیام سن 99-1998 میں عمل میں آیااس وقت کےکرناٹک کے وزیراعلیٰ شری جےایچ پاٹل نے اس کالج کاافتتاح کیاتھاجبکہ جموں وکشمیرکےاس وقت کے وزیراعلیٰ جناب فاروق عبداللہ صاحب نے اس کالج کی عمارت کاسنگ بنیادرکھاتھا،علی گڈھ مسلم یونیورسٹی کے پروچانسلرڈاکٹرممتازاحمدخان صاحب نےصدارت کی تھی اس تاریخی جلسہ میں شری بی ایل شنکر، ایم ایل سی شری رام لنگاریڈی، محترمہ شہتاج خانم، روشن بیگ صاحب اورکئی اہم شخصیات نے حاضری دی تھی اس کالج میں خاص کرلڑکیوں کے لئےبی اے(HEP) اوربی کام کورس کی سہولیات دستیاب ہیں اس کالج کوعلی گڈھ سےتعلیم یافتہ بزم نسواں کے بانی وصدر، بانی الامین تحریک ڈاکٹرممتازاحمدخان کی والدہ محترمہ سعادت النساءمرحومہ کے نام سے منسوب کیاگیایہ کالج حکومت کرناٹک سے منظورشدہ اوربنگلوریونیورسٹی سے ملحق ہے۔اس کالج کی لڑکیوں کے لئےتعلیم کے ساتھ ویلیوایڈڈ کورسس، ٹیلرنگ، کمپیوٹرس، اسپوکن انگلش وغیرہ کاانتظام ہے۔

﴿7﴾ کےایس اویواسٹڈی اینڈ ایکزامینیشن سنٹربسم اللہ نگربنگلور

بی ای ٹی کیمپس میں کرناٹک اسٹیٹ اوپن یونیورسٹی میسور(KSOU) کاایک اسٹڈی اورامتحان کامرکزبھی کام کررہاہے 24-06-2003 کو اس وقت کے وزیربرائے اعلیٰ تعلیم ڈاکٹرجی پرمیشورنے اس مرکزکاافتتاح کیاتھا۔اس موقع پرڈاکٹرممتازاحمدخان صاحب، مولاناریاض الرحمٰن صاحب رشادی، جناب آرروشن بیگ صاحب، جناب رام لنگاریڈی، جناب رامے گوڑاوائس چانسلرکےایس اویو، جناب نیازاحمدصاحب ممبرکےایس اویواورڈاکٹر کےٹی شیوناین آف کے، ایس، او، یوبھی حاضررہےاس مرکزسے ہزاروں طالبات فائدہ اٹھارہے ہیں۔

﴿8﴾ بی ای ٹی کامرس انسٹی ٹیوٹ بسم اللہ نگربنگلور

سن 93-1992 خالص لڑکیوں کے لئےبی ای ٹی کامرس انسٹی ٹیوٹ کاقیام عمل میں آیاجس کےذریعہ سینکڑوں لڑکیاں ٹائپنگ اورشارٹ ہینڈسیکھ رہی ہیں حکومت کرناٹک سےیہ انسٹی ٹیوٹ منظورشدہ ہے۔اس کاافتتاح سابق وزیرمرحوم ایس ایم یحیٰ صاحب نے کیاتھاجس کی صدارت شری سمپنگی (جےڈی پی آئی) نے کی تھی۔

﴿9﴾ بی ای ٹی پرائمری اسکول مدینہ نگربنگلور

شہرکےمدینہ نگر(16 مین بی ٹی ایم لےآوٹ) میں انگلش میڈیم پرائمری اسکول کاقیام عمل میں آیااس پرائمری اسکول کوحکومت کرناٹک نے منظوری دی ہےیہ اسکول بی ای ٹی کی خودکی عمارت میں چل رہی ہےاس سلورجوبلی سال میں اسکول کے لئےایک پکی عمارت کاانتظام عمل میں آیاجس کے چارفلورکاکام مکمل ہوگیاہےاس عمارت کوسلورجوبلی بلڈنگ کے نام سے منسوب کیاگیاہےجس پرتقریباپچاس لاکھ روپےخرچ کئےجاچکے ہیں ان شاءاللہ

عنقریب اور دو فلور کا تعمیری کام عمل میں آئے گا

﴿10﴾ بی ای ٹی انگلش ہائی اسکول مدینہ نگر بنگلور

سال 12-2011 سے مدینہ نگر میں انگلش میڈیم ہائی اسکول کا آغاز ہوا جس کو حکومت کرناٹک سے منظوری حاصل ہے

﴿11﴾ بی ای ٹی اسکالرشپ کمیٹی

اس اسکالرشپ کمیٹی کی شروعات فروری 1989 سے شروع ہوئی جس کے لئے پہلا عطیہ مرحوم نور محمد داؤد صاحب نے الحاج کے رحمان خان صاحب، الحاج آر روشن بیگ صاحب، جناب ریاض احمد صاحب کے پی ایس سی، جناب جمیل احمد صاحب محکمہ تعلیمات، جناب عبدالواجد صاحب محکمہ تعلیمات وغیرہ کی موجودگی میں دیا تھا یہ کمیٹی کئی ایک غریب نادار یتیم اور لاوارث لڑکیوں کی کفالت کرتی آرہی ہے جس کا سالانہ بجٹ پندرہ لاکھ روپئے تک پہنچ چکا ہے اس کمیٹی کے لئے ذریعہ آمدنی ماہ رمضان المبارک میں زکوٰۃ کلکشن، عطیہ جات، ماہانہ وسالانہ کانٹری بیوشنس وغیرہ ہے۔

بی ای ٹی کے سب تعلیمی ادارے اپنی خاص عمارتوں میں چل رہے ہیں جس کی جگہیں حاصل کرنے اور ان پر عمارتیں کھڑی کرنے کے لئے اراکین بسم اللہ ایجوکیشنل ٹرسٹ نے بڑی محنت ومشقت کی ہیں۔ جس میں دو، دو روپیوں کے ٹوکن، لکی ڈیپ ٹکٹس کی فروخت، ٹرسٹیوں کا ماہانہ دس دس روپیہ کا چندہ، کیلنڈرس کا اجراء کرے ان کو دکانوں مکانوں میں جا جا کر دس پندرہ روپیہ میں فروخت (پہلی مرتبہ کیلنڈر کا اجراء 18 نومبر 1986 ممبر پارلیمنٹ مرحوم عزیز سیٹھ صاحب کے ہاتھوں کیا گیا تھا) محفل غزل کا انعقاد (1992) لوگوں سے ایک ایک بیگ سمنٹ، اسکوائر فٹ ٹوکن کی فروخت، میگزینس، ساؤنیر میں اشتہارات وغیرہ چند اہم ذرائع آمدنی تھے. اس کے ساتھ خیر خواہوں کے عطیہ جات اور مرحوم نصرت فتح علی خان کے پروگرام (1997) کی آمد سے پانچ لاکھ روپیوں کا عطیہ، ریچ فاؤنڈیشن نے دیا تھا۔ الحاج مشتاق احمد صاحب (ایم ایچ ٹی) نے اپنے مرحوم والد محترم محمد حنیف صاحب کے ایصال ثواب کے لئے 30x100 سائٹ جو ہائی اسکول عمارت سے منسلک ہے خرید کر بی ای ٹی کو عطیہ دیا تھا جناب مرحوم منور خان صاحب نے سائٹ احاطہ 60x100 فٹ سروے نمبر 90/2 سائٹ نمبر 90-89 بی ای ٹی کو تعلیم کے لئے خاص طور سے دیا تھا۔

بی ای ٹی نے تعلیمی کارروائی کے ساتھ سماجی، بہبودی، ثقافتی، تہذیبی اور مذہبی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے آرہا ہے، جس میں حج کیمپ میں عازمین اور دوسرے احباب کے لئے جب سے بنگلور حج کیمپ شروع ہوا ہے تب سے اب تک پانی کی سہولیات مہیا کرتا آرہا ہے۔ بسم اللہ نگر کے بلدیاتی سہولیات کو فراہم کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا اور ریاستی سطح کے تعلیمی سیمینار، سمپوزیم مباحثے، ورک شاپ، ٹریننگ، تعلیمی کانفرنس وغیرہ بھی بڑی کامیابی کے ساتھ کرتا آرہا ہے۔

اس ادارے کی بہت سارے لوگوں نے مدد کی لیکن کچھ خاص لوگ ہیں جن کی خدمات کو رہتی دنیا تک بھلایا نہیں جاسکتا جن کے نام یہ ہیں (۱) مرحوم نور محمد داؤد سیٹھ صاحب (۲) مرحوم نوشاد علی صاحب (۳) مرحوم ایس ایم یحی صاحب (۴) مرحوم عزیز سیٹھ صاحب (۵) ڈاکٹر ممتاز احمد خان صاحب (۶) جناب الحاج کے رحمان صاحب (۷) محترم خورشید عالم خان صاحب (۸) محترم دانیال قاضی صاحب (۹) محترمہ ہما انجم (۱۰) محترم سی آر صغیر احمد صاحب کے نام قابل ذکر ہیں ان کے علاوہ مولانا ریاض الرحمٰن صاحب رشادی کا نام بھی قابل ذکر ہے جو کہ اس ادارے سے شروعات ہی سے جڑے ہوئے ہیں اور کئی آفیسرس بھی اس کے ساتھ منسلک ہیں مثلاً سید نجم الحسن رضوی صاحب وغیرہ نے بہت ہی رہبری فرمائی۔ خاص کر اس ادارہ کی ترقی میں کئی خیر خواہ حضرات نے بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس ادارہ کے کامیاب پچیس سالہ سفر میں کئی ایک احباب نے مدد کی ہے جس میں یہاں کے اساتذہ، عملہ اور طالب علموں کا بھی حصہ ہے۔ اس ادارہ کو کئی اہم لوگوں نے وزٹ کی ہے جس میں سابق وزیر اعلیٰ ایس ایم کرشنا، شری دیوے گوڑا، بہت سارے مرکزی وزراء (سلمان خوشید صاحب) ادباء، شعراء، صحافی (شاہد صدیقی صاحب، ایم جے اکبر صاحب) وغیرہ۔